نوٹس: اصول الشاشی سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

کلماتِ آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

اصول الشاشی نوٹس

سوال:اصول الشاشی کے مصنف کا تعارف لکھیں؟

جواب: **اصول الشاشی کے مصنف کا تعارف**

اصول الشاشی کے مصنف کے بارے متقدمین سے کوئی صراحت نہیں ملتی ، کئی مقامات سے بغیر مصنف کے نام کے ہی شائع ہوتی ہے لیکن بعض مؤرخین جیسے علامہ عبد الحئ لکھنوی وغیرہ نے اس کا مصنف علامہ نظام الدین شاشی کو قرار دیا ہے ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل سلسلہ نسب کچھ یوں ہے: احمد بن محمد بن اسحاق ابو علی الشاشی ،(وصال:344ھ)۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علماء احناف میں ایک مسلمہ شخصیت ہیں ، ابو الحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ ہی بغداد کے جامعہ کے استاذ مقرر ہوئے ، بہر جو بھی عالم حق اس کتاب محقق کا مصنف ہے اس کا حنفی ہونا تو اس کی عبارات سے واضح ہے ، اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں بھی ان جیسا عالی اخلاص نصیب کرے۔ آمین

اصول الشاشی

اصول الشاشی اصول فقہ پر لکھی جانے والی معتبر اور بنیادی کتاب ہے جس میں اصول فقہ کی اصطلاحات کو مثالوں کے ساتھ احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے جو ایک مبتدی طالب کے لئے بہت ضروری ہیں ، درس نظامی کے نصاب میں با قاعدہ درساً صدیوں سے پڑھائی جارہی ہے ، کئی اس کی شروحات اور حواشی لکھے جا چکے ہیں۔

عربی شروحات:

فصول الحواشی، احسن الحواشی، معدن الاصول۔

اُردو شروحات:

منظور الحواشی شرح اصول الشاشی (محمد منظور نظامی، اکبر بک سیلرز لاہور)۔ انوار الحواشی (ممتاز احمد چشتی، مکتبہ مہریہ کاظمیہ ملتان)۔ صدیق الحواشی سوالاً جواباً (مولانا صدیق ہزاروی، مکتبہ اسلامیہ سعیدیہ مانسہرہ)۔ اطیب الحواشی شرح اصول الشاشی (مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ برہان القرآن، دربار مارکیٹ لاہور)۔ شرح اصول الشاشی (مولانا لیاقت علی رضوی، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ تلخیص اصول الشاشی (محمد عمران عطاری، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)۔ اغراض اصول الشاشی (محمد یوسف قادری، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ اصول الشاشی سوالاً جواباً (عمران انور نظامی، مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)۔ عقیل الحواشی شرح اصول الشاشی (غلام مصطفیٰ عقیل، نظامیہ کتاب گھر لاہور)۔

سوال: اصول فقہ کتنے ہیں؟

جواب: اصول فقہ چار ہیں:

- کتاب اللہ۔
- سنت رسول۔
- اجماع امت۔
- قیاس۔

سوال: پہلی بحث کس کے بارے میں ہے؟

جواب: پہلی بحث کتاب اللہ کے بارے میں ہے یعنی اس بحث میں کتاب اللہ کے مختلف احکام کا ذکر ہو گا جو اصول فقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوال: خاص اور عام کی تعریفات بمع مثال ذکر کریں؟

جواب: خاص کی تعریف:

خاص وہ لفظ ہے جسے معین معنی کے لیے یا معین ذات کے لیے انفرادی طور پر وضع کیا گیا ہو۔

خاص کی مثال:

جیسے: فرد کی تخصیص میں زید اور نوع کی تخصیص میں رجل اور جنس کی تخصیص میں انسان۔

عام کی تعریف:

عام وہ لفظ ہے جو اپنے تمام افراد کو اجتماعی طور پہ شامل ہو۔ یا لفظاً جیسے: مسلمون اور مشرکون یا معنیً جیسے من اور ما۔

سوال: خاص کا حکم اور اس پر تفریعات بیان کریں؟

جواب: خاص کا حکم:

یہ ہے کہ اس پر یقینی طور پر عمل کرنا واجب ہے اگر اس کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو ان دونوں کو آپس میں جوڑیں گے یعنی تطبیق دیں گے اور اگر تطبیق ممکن نہ ہوئی تو پھر کتاب اللہ پر عمل کریں گے اور خبر واحد یا قیاس کو چھوڑ دیں گے۔

تفریعات

خاص کے حکم پر پہلی تفریع:

اللہ تعالی قران مجید میں فرماتا ہے:﴿یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قرؤ﴾ کہ طلاق یافتہ عورتیں اپنے اپ کو تین قروء تک روکے رکھیں۔ اس مثال میں لفظ "ثلاثۃ" خاص ہے جو معین معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے یعنی تین کے عدد کے لیے۔ لہذا اس پر عمل کرنا واجب ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرء سے مراد طہر ہے کیونکہ نحوی قاعدہ ہے کہ تین سے لے کر دس تک کی تمیز تذکیر و تانیث میں ایک دوسرے کی مخالف ہوتی ہے یعنی اگر پہلا جز مذکر ہو تو دوسرا مؤنث ہو گا۔ اس لیے وہ فرماتے ہیں قرء سے مراد طہر ہے کیونکہ پیچھے ثلاثۃ مؤنث ہے۔

جبکہ ہم کہتے ہیں قرء سے مراد "حیض" ہے اس لیے کہ طلاق طہر میں دی جاتی ہے لہذا جس طہر میں طلاق دی جائے اس کو شمار کریں گے یا نہیں؟ اگر شمار نہیں کریں گے تو تین طہر سے زیادہ ہو جائیں گے اور لفظ ثلاثہ پر عمل نہیں ہو گا اور اگر جس طہر میں طلاق دی ہے اس کو شمار کریں تو پھر تین مکمل نہیں ہوں گے اس صورت میں بھی لفظ ثلاثہ پر عمل نہیں ہو گا لہذا قرء سے مراد حیض ہی لیں گے تاکہ کتاب اللہ کے خاص لفظ ثلاثہ پر عمل کیا جاسکے اور اس کے مقابلے میں تمہارا ایک قیاس ہے اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ:

پھر اس اختلاف کی بنیاد پر ہمارے اور امام شافعی کے کافی سارے مسائل جو طلاق، عدت وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں مختلف ہو جاتے ہیں۔ جیسے: تیسرے حیض میں ہمارے نزدیک رجوع ہو سکتا ہے، عورت کو طلاق

بھی دی جاسکتی ہے، اسے نان ونفقہ بھی دینا ہو گا اور اس کی بہن سے نکاح نہیں ہو گا اور نہ ہی اگر چار سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو پانچویں سے ہو گا جبکہ یہ سارے احکام امام شافعی کے نزدیک جائز ہیں لیکن ان کے نزدیک طلاق نہیں دی جاسکتی نہ ہی عورت سے رجوع ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک عدت ختم ہو چکی ہے تیسرے حیض میں اور ہمارے نزدیک ابھی باقی ہے۔

خاص کے حکم پر دوسری تفریع:

اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں فرمایا:﴿قد علمنا ما فرضنا علیھم فی ازواجھم﴾ تحقیق ہم جانتے ہیں جو ہم نے شوہروں پر ان کی ازواج کے بارے میں حق مہر مقرر کیا۔ اس مثال میں لفظ "ما فرضنا" خاص ہے لہذا اس پر عمل ضروری ہے۔ جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ نکاح عقود مالیہ کی طرح ہے اور اسے انہی پر قیاس کیا جائے گا جیسا کہ بیع وشرا میں ہوتا ہے یعنی اگر زوجین دو روپے پر یا پانچ روپے پر مثلاً راضی ہو جائیں تو حق مہر یہی قرار پائے گا جبکہ ہم کہتے ہیں قرآن مجید میں مہر کی مقدار مقرر کی گئی ہے جس میں اجمال ہے اور اس کی تفصیل حدیث میں بیان کی ہے کہ مہر دس درہم سے کم نہیں لہذا مہر 10 درہم ہی دیا جائے گا اس سے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ کتاب اللہ کے خاص پر عمل ضروری ہے۔

فائدہ:

پھر اس اختلاف کی وجہ سے ہمارے اور امام شافعی کے کافی سارے مسائل مختلف ہو جاتے ہیں۔ جیسے: کہ نکاح ہمارے نزدیک نفلی عبادت سے افضل ہے کیونکہ عبادات میں سے ہے اور سنت ہے۔ جبکہ امام شافعی کے نزدیک نکاح سے نفلی عبادت افضل ہے کیونکہ ان کے نزدیک نکاح معاملات میں سے ہے جو کہ مباح کی

قبیل سے ہیں۔ اسی طرح عورت کو تین طلاقیں ایک ہی بار دینا اور خلع کے ذریعے نکاح کو فسخ کرنا اور شوہر کا جب چاہنا بیوی کو طلاق دینا یہ سارے کام امام شافعی کے نزدیک جائز ہیں جبکہ ہمارے نزدیک جائز نہیں۔

خاص کے حکم پر تیسری تفریع:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ترجمہ: تم قرآن مجید میں سے پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔ لہذا نماز میں قران مجید سے کوئی بھی سورت تلاوت کی جاسکتی ہے کسی ایک کو پڑھنا فرض نہیں ہے۔ جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں: اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔

دلیل یہ دیتے ہیں کہ حدیث پاک میں ہے اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی۔ ہم اس دلیل کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہاں کمال کی نفی کی گئی ہے یعنی جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز کامل نہیں ہے۔ اور ہم اس حدیث پر عمل یوں کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کو پڑھنا واجب ہے اور مطلقا قرات کرنا یہ فرض ہے۔

عام کا حکم:

عام کی دو قسمیں ہیں: عام مخصوص منہ البعض اور عام غیر مخصوص منہ البعض۔ عام مخصوص منہ البعض کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے باقی میں احتمال کے ساتھ اور باقی میں جب دلیل قائم ہو جائے ان کی تخصیص پر تو ان کی تخصیص جائز ہے خبر واحد یا قیاس کے ساتھ لیکن یہ تخصیص تین سے کم میں جائز نہیں ہے۔

سوال: مطلق اور مقید کی وضاحت کریں؟

جواب: مطلق وہ ہے جس میں کوئی قید نہ لگائی گئی ہو۔ جبکہ مقید وہ ہے جیس میں کوئی قید لگائی گئی ہو۔

مطلق کا حکم:

کتاب اللہ کے مطلق کا حکم یہ ہے کہ جب تک اس کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو تو اس پر خبر واحد یا قیاس کے ساتھ زیادتی کرنا یعنی اس کو مقید کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے: اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿فاغسلوا وجوھکم﴾ تم دھو اپنے چہرے۔ اس آیت میں مطلقا چہرہ دھونے کا حکم دیا گیا۔ لہذا اس کے ساتھ نیت شرط قرار دینام، ترتیب شرط قرار دینا، لگاتار یا بسم اللہ کی شرط لگانا خبر واحد کی وجہ سے جائز نہیں ہے اس طریقے پر کہ کتاب اللہ کے حکم کو بدل دیا جائے جیسے: کہا جائے کہ دھونا بھی فرض ہے اور نیت، ترتیب، بسم اللہ وغیرہ پڑھنا بھی فرض ہے۔ کیونکہ یہاں مطلق کو مقید کر دیا گیا کہ وہاں صرف دھونے کا حکم ہے۔ ہم حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں اور کتاب اللہ پر بھی اس طرح کی حدیث کی وجہ سے نیت، ترتیب، بسم اللہ یہ پڑھنا سنت ہے اور مطلقا دھونا فرض ہے۔

مطلق کے حکم پر دوسری تفریع:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ترجمہ: کہ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ اس آیت میں زانی اور زانیہ کی سزا صرف سو کوڑے مقرر کی گئی لہذا اس پر زیادتی نہیں کریں گے کہ انہیں ایک سال کے لیے جلا وطن بھی کیا جائے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ باکرہ عورت جب باکرہ مرد کے ساتھ زنا کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔ ہم دونوں چیزوں پر عمل کرتے ہیں اس

طرح کے 100 کوڑے مارنا یہ فرض ہے کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے اور جلاوطن کرنا یہ بادشاہ کے سپرد ہے یعنی اگر وہ چاہے، کوئی مصلحت دیکھے تو انہیں جلاوطن کر سکتا ہے۔

مطلق کے حکم پر تیسری تفریع:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿فلیتطوفوا بالبیت العتیق﴾ چاہیے کہ وہ قدیم گھر کا طواف کریں۔ اس آیت میں مطلقا طواف کا حکم دیا گیا۔ لہذا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا طواف کے ساتھ ساتھ وضو کی شرط لگانا یہ کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کرنا ہے خبر واحد کی وجہ سے جو کہ درست نہیں۔ ہم دونوں پر عمل یوں کرتے ہیں کہ طواف کتاب اللہ کی وجہ سے فرض ہے اور وضو واجب ہے حدیث کی وجہ سے۔ لہذا اگر کسی نے بغیر وضو طواف کیا تو اس کا طواف ہو جائے گا لیکن دم لازم آئے گا۔

فائدہ:

اگر کوئی اعتراض کرے کہ قرآن مجید میں متعلقا سر کے مسح کا حکم دیا گیا ہے جبکہ تم نے خود اس کو مقید کر دیا ہے پیشانی کی مقدار کے ساتھ، اسی طرح جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں تو اس کی حرمت کے ختم ہونے کو نکاح کے ساتھ مقید کیا گیا ہے جبکہ تم نے اسے دخول کے ساتھ بھی مقید کر دیا؟

ہم جواب یہ دیتے ہیں کہ سر کے مسح میں کتاب اللہ کا حکم مطلق نہیں ہے بلکہ اس میں اجمال ہے جس کی تفصیل حدیث کرتی ہے اور حدیث میں فرمایا گیا کہ سر کا مسح پیشانی کی مقدار ہے اسی طرح جو ہم نے حرمت غلیظہ کے ختم ہونے کو دخول کے ساتھ مقید کیا ہے تو وہ حدیث سے مشہور کی وجہ سے ہے اور حدیث سے مشہور کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کر سکتے ہیں۔

سوال: مشترک کی تعریف اور حکم بیان کر دیں ؟

جواب: مشترک وہ لفظ ہے جس کو دو یا دو سے زیادہ مختلفۃ الحقائق معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: لفظِ جاریہ کیونکہ اس کی وضع لونڈی اور کشتی دونوں کے لیے ہے۔ اسی طرح لفظ مشتری کہ یہ خریدنے والے کو بھی کہتے ہیں اور بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں، اسی طرح لفظ بائن طلاق بائنہ کا بھی احتمال رکھتا ہے اور بیان یعنی ظہور کا بھی احتمال رکھتا ہے۔

مشترک کا حکم:

یہ ہے کہ جب اس کے افراد میں سے کوئی ایک فرد مراد لینے میں معین ہو جائے تو بقیہ کو مراد لینے کا اعتبار ساقط ہو جائے گا اسی لیے ہمارے علماء نے فرمایا کہ جب قرء سے مراد ہم نے حیض لے لیا تو اب طہر مراد نہیں لے سکتے۔ اسی لیے امام اعظم نے فرمایا جب کسی نے اپنی بیوی کو کہا: تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔ تو وہ اظہار کرنے والا نہیں ہو گا کیونکہ یہ کلام مشترک ہے کہ عزت کا بھی اہتمام رکھتا ہے اور حرمت کا بھی لہذا بغیر وجہ ترجیح کے کوئی ایک صورت ترجیح نہیں پائے گی۔

سوال: مؤول کی تعریف اور حکم بیان کر دیں؟

جواب: مؤول کی تعریف:

اگر مشترک معانی میں سے کوئی معنی غالب رائے کے ساتھ ترجیح پا جائے تو اسے مؤول کہتے ہیں۔

مؤول کا حکم:

یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے غلطی کے احتمال کے ساتھ۔ جیسے اگر کسی نے بیع میں ثمن مطلق رکھا تو یہ شہر کی غالب نقدی کی طرف پھیرا جائے گا لیکن اگر وہاں ساری نقدیاں مختلف ہوں تو بیع فاسد ہو جائے گی۔

سوال: حقیقت اور مجاز کی تعریف بیان کریں؟

جواب: حقیقت کی تعریف:

حقیقت وہ لفظ ہے جس کو لغت کے واضع نے کسی معین معنی کے لیے وضع کیا ہو اور وہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہو۔

مجاز کی تعریف:

وہ لفظ جس کو لغت کے واضع نے کسی اور معنی کے لیے وضع کیا ہو لیکن وہ استعمال کسی اور معنی میں ہو۔

نوٹ:

حقیقت اور مجاز مراد لینے کے اعتبار سے ایک ہی لفظ سے ایک ہی حالت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لیے ہم نے کہا جب حدیث پاک میں اس چیز کو مراد لے لیا گیا جو صاع میں ڈالی جاتی ہے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان سے: کہ تم ایک درہم کی بیع دو درہموں کے ساتھ نہ کرو، اسی طرح ایک صاع کی بیع دو صاع کے ساتھ نہ کرو۔ اسی لیے امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا: کہ اگر اہل حرب نے اپنے اباء کے لیے امن طلب کیا تو ان کے اجداد امن میں داخل نہیں ہوں گے اور کسی نے اگر اپنی امہات کے لیے امن طلب کیا تو اس میں جدات شامل نہیں ہوں گی۔

سوال: حقیقت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حقیقت کی تین قسمیں ہیں:

- حقیقت متعذرہ۔
- حقیقت مہجورہ۔
- حقیقت مستعملہ۔

حقیقت متعذرہ اور **حقیقت مہجورہ** میں بالاتفاق مراد مجاز لیا جائے گا۔ جیسے: کسی نے حلف اٹھایا کہ وہ اس درخت سے نہیں کھائے گا یا اس ہنڈیا سے نہیں کھائے گا تو یہاں پر درخت کو کھانا اور ہنڈیا کو کھانا متعذر یعنی مشکل ہے لہذا مجازاً وہ چیز مراد ہو گی جو ہنڈیا میں بنائی جاتی ہے یا درخت کے اوپر لگتی ہے۔

حقیقت مستعملہ میں اگر اس کا مجاز متعارف نہ ہو تو بالاتفاق حقیقت کو مراد لینا اولیٰ ہے اور اگر اس کے لیے مجاز متعارف ہو تو امام صاحب کے نزدیک حقیقت مراد لینا اولیٰ ہے اور صاحبین کے نزدیک عموم مجاز مراد لینا اولیٰ ہے۔ جیسے: کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو امام صاحب کے نزدیک یہاں عین گندم مراد ہو گی لہذا اس نے گندم سے بنائی ہوئی روٹی وغیرہ کھائی تو حانث نہیں ہو گا اور صاحبین کے نزدیک عمومِ مجاز مراد ہو گا لہذا اگر اس نے گندم کھائی یا اس سے بنی ہوئی کوئی چیز کھائی تو دونوں صورتوں میں حانث ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ نہر فرات سے پانی نہیں پیے گا، اگر اس نے منہ لگا کر پانی پیا یا کسی برتن کے ذریعے پیا تو صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں حانث ہو جائے گا کیونکہ عموم مجاز مراد ہے جبکہ امام صاحب کے نزدیک اس صورت میں منہ لگا کر پینا مراد ہو گا۔

فائدہ:

مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے یعنی اس کا بدل اور نائب ہے امام صاحب کے نزدیک لفظ کے حق میں۔ جب کہ صاحبین کے نزدیک مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے حکم کے حق میں۔ لہذا اگر حقیقت ممکن ہو بذات خود مگر اس پر عمل ممتنع ہو کسی عارضہ کی وجہ سے تو وہاں مجاز کی طرف پھریں گے وگرنہ کلام لغو ہو گا اور امام صاحب کے نزدیک مجاز کی طرف پھریں گے اگرچہ فی نفسہ حقیقت ممکن ہو۔ جیسے: کسی نے کہا اپنے غلام کے لیے جو اس سے عمر میں بڑا ہے: کہ یہ میرا بیٹا ہے تو یہاں صاحبین کے نزدیک مجاز کی طرف نہیں پھریں گے اور امام صاحب کے نزدیک مجاز مراد ہو گا حتیٰ کہ غلام آزاد ہو جائے گا۔

سوال: احکام شرع میں استعارہ کتنے طریقوں سے رائج ہے؟

جواب: احکام شریعت میں استعارہ دو طریقوں سے استعمال ہوتا ہے:

- علت اور حکم کا آپس میں اتصال۔
- سبب محض اور حکم کے درمیان اتصال۔

پہلی صورت میں طرفین سے استعارہ درست ہے اور دوسری صورت میں دونوں صورتوں میں سے ایک طرف سے استعارہ درست ہے اور وہ اصل کو فرع کے لیے استعارہ لینا۔

پہلی صورت کی مثال:

کسی نے کہا: اگر میں غلام کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہے بعد میں وہ آدھے غلام کا مالک ہوا پھر اس کو آگے بیچ دیا پھر دوسرے بعض کا مالک ہوا تو غلام آزاد نہیں ہو گا کیونکہ پورا غلام اس کی ملکیت میں جمع نہیں ہوا اور اگر اس

نے کہا: اگر میں نے غلام خریدا تو وہ آزاد ہے۔ پھر اس نے آدھا غلام خریدا اسے آگے بیچ دیا، پھر آدھا خریدا اور آگے بیچ دیا تو دوسرا آدھا آزاد ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ ملک سے شراء مراد لے یا شراء سے ملک مراد لے تو بطریق مجاز یہ درست ہے۔

دوسری صورت کی مثال:

جیسے: بیع، ہبہ سے نکاح مراد لینا درست ہے۔

سوال: صریح اور کنایہ کی تعریف کریں نیز دونوں کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب: صریح کی تعریف:

صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہو۔

صریح کا حکم:

یہ ہے کہ یہ اپنے معنی کے ثابت ہونے کو واجب کرتا ہے جس طریقے سے بھی ہو چاہے خبر کے طریقے پہ ہو، صفت یا ندا کے طریقے پہ ہو۔ اور یہ نیت کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسی لیے اگر کسی نے کہا اپنی بیوی کو تو طلاق والی ہے یا میں نے تجھے طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی نیت کرے یا نہ کرے، اسی طرح کسی نے غلام کو کہا تو آزاد ہے یا میں نے تجھے آزاد کیا تو غلام آزاد ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے۔

کنایہ کی تعریف:

وہ ہے جس کے معنی میں پوشیدگی ہو اور وہ مجاز جو متعارف نہ ہو وہ کنایہ کے منزلہ ہوتا ہے۔

کنایہ کا حکم:

یہ ہے کہ اس کے ساتھ حکم ثابت ہوتا ہے نیت کے پائے جانے کے ساتھ یا دلالت حال کے پائے جانے کے ساتھ۔

سوال: ظاہر اور نص کی تعریف بیان کریں نیز ان کا حکم بھی بیان کریں؟

جواب: ظاہر کی تعریف:

ظاہر ہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کی مراد سامع کے لیے محض سننے کے ساتھ واضح ہو جائے بغیر کسی تامل کے۔

نص کی تعریف:

وہ ہے جس کے لیے کلام چلایا گیا ہو۔

مثال:

جیسے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا: ترجمہ: کہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ یہ آیت سود اور بیع کے درمیان فرق میں نص ہے، ان لوگوں کا رد کرنے کے لیے جنہوں نے کہا کہ سود اور بیع میں کوئی فرق نہیں۔ اور اس کے ساتھ بیع کی حلت کو اور سود کی حرمت کو بھی جان کیا گیا۔ لہذا یہ آیت بیع کے حلال ہونے میں اور سود کے حرام ہونے میں ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان فرق میں نص ہے۔

سوال: مفسر اور محکم کی تعریف بیان کریں؟

جواب:مفسر کی تعریف:

وہ ہے جس کی مراد لفظ سے ظاہر ہو متکلم کی طرف سے بیان کرنے کے ساتھ اس حیثیت سے کہ اس میں تخصیص اور تاویل کا احتمال باقی نہ رہے۔

مثال:

جیسے اللہ تعالی نے فرمایا:ترجمہ: کہ تمام فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ یہاں "کلھم اور اجمعون" کی قید لگا کر تاویل اور تخصیص کا احتمال ختم کر دیا گیا۔

محکم کی تعریف:

محکم وہ ہے جو مفسر سے بھی زیادہ واضح ہو اور اس میں غیر کا احتمال بالکل نہ ہو اس حیثیت سے کہ خلاف کو مراد لینا جائز نہ ہو۔

مثال:

جیسے: اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ان الله بكل شيئ عليم﴾ کہ اللہ تعالی ہر چیز کو جانتا ہے۔ پھر ظاہر کی ضد خفی ہے اور نص کی ضد مشکل ہے اور مفسر کی ضد مجمل ہے جبکہ محکم کی ضد متشابہ ہے۔

سوال: خفی اور مشکل کی تعریف بیان کریں؟

جواب: خفی وہ ہے جس کی مراد مخفی ہو کسی خارجی عارضے کی وجہ سے نہ کہ نفس سے صیغہ کی وجہ سے۔

مثال:

جیسے اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دو ۔یہ آیت چور کے حق میں ظاہر ہے اور جیب قطرے اور کفن چور کے بارے میں خفی ہے، اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان کہ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد کو سو کوڑے مارے جائیں یہ ان دونوں کے حق میں ظاہر ہے جبکہ لواطت کے حق میں خفی ہے۔

خفی کا حکم:

یہ ہے کہ خفا کو طلب کیا جائے حتی کہ وہ بالکل زائل ہو جائے۔

مشکل کی تعریف:

مشکل وہ ہے جس میں خفی سے بھی زیادہ خفا ہو حتی کہ اس کی مراد واضح نہ ہو مگر طلب کرنے کے ساتھ پھر طلب کے بعد غور و فکر کرنے کے ساتھ۔

مثال:

جیسے: کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ اِدام نہیں کھائے گا تو یہ ظاہر ہے سرکے میں اور شیرے میں جب کہ گوشت، انڈے وغیرہ میں مشکل ہے کیونکہ ادام کہتے ہیں اس سالن کو جو شوربے والا ہو۔

سوال: مجمل اور متشابہ کی تعریف بیان کر دیں؟

مجمل کی تعریف:

وہ ہے جو کئی معانی کا احتمال رکھے اور اس حالت میں ہو جائے کہ اس کی مراد پر واقفیت نہ ہو مگر متکلم کی طرف سے بیان کرنے کے ساتھ۔

مثال:

جیسے: اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: کہ ربا یعنی سود حرام ہے۔ جبکہ ربا کا لغوی معنی ہے مطلقا زیادتی اور وہ یہاں مراد نہیں بلکہ وہ زیادتی مراد ہے جو عوض سے خالی ہو۔

متشابہ کی تعریف:

وہ ہے جس میں مجمل سے بھی زیادہ خفا ہو۔

مثال:

قرآن مجید کی سورتوں کے شروع میں لکھے ہوئے حروف مقطعات ہیں۔

حکم:

مجمل اور متشابے کا حکم یہ ہے کہ ان کی مراد کے حق ہونے پر اعتقاد رکھا جائے حتی کہ متکلم کی طرف سے بیان آجائے۔

سوال: کتنی چیزوں کی وجہ سے الفاظ کی حقیقتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے؟

جواب: پانچ چیزوں کی وجہ سے الفاظ کی حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے:

- دلالت عرف: اس لیے کہ احکام الفاظ سے ثابت ہوتے ہیں اور لفظ کی معنی پر دلالت ہوتی ہے لوگوں کے مراد لینے کے اعتبار سے لہذا حکم اسی پر مرتب ہو گا۔ مثال: جیسے کسی نے کہا کہ وہ سر نہیں کھائے گا تو یہ محمول ہو گا اس سر پر جو عادتا کھایا جاتا ہے لہذا اگر کسی نے چڑیا یا کبوتر کا سر کھالیا تو وہ حانث نہیں ہو گا کیونکہ عرف میں یہ سر نہیں کھائے جاتے۔ اسی طرح کسی نے حلف اٹھایا کہ وہ انڈا نہیں کھائے گا تو وہ چڑیا، کبوتری کا انڈا کھانے سے حانث نہیں ہو گا۔
- نفس کلام کی دلالت: کی وجہ سے لفظ کی حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مثال: جیسے کسی نے کہا میرا ہر غلام آزاد ہے تو اس کے مکاتب غلام آزاد نہیں ہوں گے، اسی طرح وہ غلام جس کے بعض کو وہ آزاد کر چکا ہے مگر یہ کہ وہ ان کے داخل ہونے کی نیت کرے۔ کیونکہ لفظ مملوک اس کو شامل ہو گا جو ہر اعتبار سے مملوک یعنی غلام ہو اور مکاتب وغیرہ ہر اعتبار سے غلام نہیں ہوتے۔
- سیاق کلام کی دلالت: کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مثال: جیسا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا کہ مسلمان نے حربی کو کہا: اتر آؤ۔ تو وہ امن والا ہو گا۔ اور اگر کہا: اترو اگر مرد ہے تو اور وہ اترا تو امن والا نہیں ہو گا۔
- متکلم کی طرف سے دلالت: مثال: جیسے: اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: جو چاہتا ہے وہ ایمان لائے اور جو چاہتا ہے وہ انکار کرے۔ چونکہ اللہ تعالی حکیم ہے اور حکیم کفر کا حکم نہیں دیتا کیونکہ کفر قبیح ہے لہذا لفظ کی حقیقت کو چھوڑ دیا جائے گا۔
- محلِ کلام کی دلالت: کہ کلام کا محل لفظ کی حقیقت کو قبول نہ کرے۔ مثال: جیسے آزاد عورت کے نکاح کا منعقد ہونا بیع کے لفظ کے ساتھ، ہبہ کے لفظ کے ساتھ اور تملیک کے لفظ کے ساتھ۔

سوال: عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضی النص کی تعریف بیان کریں؟

جواب: عبارت النص کی تعریف:

وہ ہے جس کے لیے کلام چلایا گیا ہو اور قصد اوہی مراد ہو۔

اشارۃ النص کی تعریف:

وہ ہے جو نص کے لفظ سے ثابت ہو بغیر کسی زیادتی کے اور کلام اس کے لیے نہ چلایا گیا ہو۔

مثال:

جیسے: اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: ان فقراء کے لیے جو ہجرت کرنے والے ہیں، جن کو ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ اس آیت میں غنیمت کے استحقاق کا بیان کیا گیا ہے۔ تو یہ اس میں نص ہے اور ان کا فقر بھی نص کے لفظ سے ثابت ہو گیا تو یہ اشارہ ہے کہ کافر جب غلبہ پالیں مسلمانوں کے مال پر کسی وجہ سے تو ان کے لیے ملکیت ثابت ہو جائے گی کیونکہ اگر ملکیت مسلمانوں کی باقی ہوتی تو ان کو فقیر نہ کہا جاتا۔

دلالۃ النص کی تعریف:

وہ ہے جسے حکم کی علت جان لیا گیا ہو وہ حکم جو منصوص علیہ ہے لغت کے اعتبار سے نہ کہ تاویل کے طریقے پر۔

مثال:

جیسے اللہ تعالی نے فرمایا: ترجمہ: تم والدین کو اف نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو۔ تو لہذا جان لیا گیا کہ ان کو تکلیف دینا یہ حرام ہے کیونکہ اف کہنا جب منع ہے تو ایذا دینا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

اشارۃ النص کی تعریف:

نص پر زیادتی کو کہتے ہیں کہ نص کا معنی واضح نہ ہو مگر اس کے ساتھ گویا کہ نص اس کا تقاضا کیا ہے۔

مثال:

جیسے: کسی نے کہا: تو طلاق والی ہے۔

سوال: امر کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: امر کا لغوی معنی:

ہے قائل کا اپنے غیر کو افعل کہنا۔

اور اصطلاح شریعت میں غیر پر فعل کے تصرف کو لازم کرنا۔

سوال: امر کا حکم بیان کر دیں؟

جواب: امر کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک اس کے موجب پر عمل کرنا واجب ہے جب یہ خلاف کے قرینہ سے خالی ہو۔

سوال: کیا امر تکرار کا تقاضا کرتا ہے؟

جواب: امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔ لہذا اگر کسی نے کہا: میری بیوی کو طلاق دے دو۔ وکیل نے طلاق دے دی۔ موکل نے پھر شادی کی، اب وکیل دوبارہ پہلے حکم کی وجہ سے طلاق نہیں دے سکتا، کیونکہ امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔

سوال: ماموربہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ماموربہ کی دو قسمیں ہیں:

- وقت سے مطلق۔
- وقت کے ساتھ مقید۔

وقت سے مطلق کا حکم یہ ہے کہ ادائیگی واجب ہوگی تاخیر کے طریقے پر اس شرط کے ساتھ کہ وہ فوت نہ ہو عمر میں۔ اسی لیے اگر کسی نے نظر مانی کہ وہ ایک مہینے کا اعتکاف کرے گا تو اس پر کسی معین مہینہ کا اعتکاف کرنا واجب نہیں بلکہ کسی بھی مہینے کا اعتکاف کر سکتا ہے۔

سوال: ادا اور قضا کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ادا کی تعریف:

عین واجب کو سپرد کرنا اس کے مستحق تک۔

قضا کی تعریف:

مثل واجب کو سپرد کرنا اس کے مستحق تک۔

پھر ادا کی دو قسمیں ہیں ادائے کامل اور ادائے قاصر۔ ادائے کامل جیسے نماز کو اس کے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا اور طواف کو وضو کے ساتھ کرنا۔ ادائے ناقص: جیسے عصر کی نماز آخری 20 منٹ میں ادا کرنا۔

سوال: نہی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نہی کی دو قسمیں ہیں:

افعال حسیہ سے نہی اور افعال شرعیہ سے نہی۔

افعال حسیہ: جیسے زنا، شراب پینا، جھوٹ بولنا، ظلم کرنا۔

تصرفات شریعہ: جیسے عید کے دن روزے کا منع ہونا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا، ایک درہم کی دو درہموں کے ساتھ بیع کرنا۔

حکم:

پہلی نوع کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ اس چیز کا عین ہوتا ہے جس کے بارے میں نہی وارد ہوئی لہذا اس کا عین قبیح ہوتا ہے اور یہ اصلاً مشروع نہیں ہوتا۔ اور دوسری نوع کا حکم یہ ہے کہ منہی عنہ اس کا غیر ہوتا ہے جس کی طرف نہی کی اضافت کی گئی۔ تو یہ فی نفسہ حسین ہوتا ہے اور غیر کی وجہ سے کبھی ہوتا ہے۔ لہذا اس سے سرانجام دینے والا حرام کا مرتکب ہوگا غیر کی وجہ سے نہ کہ خود فعل کی وجہ سے۔

سوال: وجوہِ بیان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سات قسمیں ہیں:

- بیان تقریر۔
- بیان تفصیل۔
- بیان تغییر۔
- بیان ضرورت۔

- بیان حال۔
- بیان عطف۔
- بیان تبدیل۔

بیان تقریر: یہ ہے کہ لفظ کا معنی ظاہر ہو لیکن وہ غیر کا احتمال رکھے تو اس کی مراد بیان کر دی جائے اس کے ساتھ جو ظاہر ہو۔

بیان تفسیر یہ ہے: کہ لفظ کی مراد واضح نہ ہو تو پھر اس کی مراد واضح کر دی جائے جیسے کسی نے کہا میں نے فلاں کی چیز دینی ہے پھر چیز کی تفسیر کی جائے کپڑے یا درہموں کے ساتھ۔

بیان تغیر یہ ہے: کہ لفظ کے کا معنی بدل جائے تفسیر کے ساتھ جیسے تعلیق اور استثنی کرنا کلام کے آخر میں۔

البحث الثانی فی الحدیث

سوال: حدیث کی تعریف اور حکم بیان کردیں؟

جواب: حدیث کی تعریف:

حدیث حضور ﷺ کے قول، فعل، عمل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ یہ بھی بمنزلہ کتاب کے ہوتی ہے عمل کے لازم ہونے میں۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اس کی بھی وہی قسمیں بنے گی جو پیچھے بیان ہوئیں: خاص، عام، مشترک، مجمل، مؤول وغیرہ

سوال: حدیث کی ابتداً کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: حدیث کی ابتداً تین قسمیں ہیں:

- متواتر۔
- مشہور۔
- خبر واحد۔

خبر متواتر کی تعریف:

وہ ہے جس کو ایسی جماعت روایت کرے کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا کثرت کی وجہ سے محال ہو اور یہ اسی طرح آگے روایت ہوتی رہے۔

مثال:

جیسے: قرآن مجید کا نقل ہونا، نمازوں کی رکعتوں کی تعداد اور زکوۃ کی مقدار۔

خبر مشہور کی تعریف:

وہ ہے جس کا اول احاد کی طرح ہو پھر وہ عصر ثانی اور ثالث میں مشہور ہو جائے اور امت اسے قبول کرے۔

مثال:

جیسے: مسح والی حدیث، زنا کے باب میں رجم والی حدیث۔

خبر متواتر کا حکم:

یہ ہے کہ یہ علم یقینی کو واجب کرتی ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

خبر مشہور کا حکم:

یہ علم طمانیت کو واجب کرتی ہے اور اس کا انکار بدعت ہے۔

سوال: خبر واحد کتنی جگہوں میں حجت ہے؟

جواب: خبر واحد چار جگہوں میں حجت ہے:

- جہاں خالص اللہ تعالی کا حق ہو اور وہ سزا نہ ہو۔
- خالص بندے کا حق ہو جس میں غیر پر کچھ لازم کیا جائے۔
- خالص اپنا حق ہو اور غیر پر کچھ لازم نہ کیا جائے۔
- خالص اپنا کا حق ہو اور غیر پر کچھ لازم کیا جائے من وجہ۔

البحث الثالث فی الاجماع

سوال: اجماع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اجماع کی چار قسمیں ہیں:

- صحابہ کرام کا کسی نئے مسئلے پر اجماع کرنا۔
- صحابہ کرام میں سے بعض کا اجماع کرنا اور بعض کا خاموش رہنا۔
- تابعین کا اجماع کرنا اس مسئلے میں کہ جس میں صحابہ کرام سے کوئی بات منقول نہ ہو۔
- بعد والے علماء کا پہلوں میں سے کسی ایک کے قول پر اجماع کرنا۔

حکم:

اجماع کی پہلی قسم اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور یہ آیت کی طرح ہوتا ہے اور بعض صحابہ کرام کا اجماع کرنا بعض کا خاموش رہنا یہ حدیث متواتر کی طرح ہوتا ہے اور تابعین کا اجماع یہ حدیث مشہور کے حکم میں ہوتا ہے اور متاخرین کا اجماع یہ حدیث صحیح کے حکم میں ہوتا ہے۔

البحث الرابع فی القیاس

سوال: قیاس کے حجت ہونے پر دلیل بیان کریں؟

جواب: قیاس بھی شرعی دلائل میں سے ایک دلیل ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے جب اس سے مافوق دلیل نہ پائی جائے اور اس کے بارے میں قرآن و حدیث میں کئی اخبار و آثار موجود ہیں جو قیاس کے حجت ہونے پر دلیل کرتے ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں فرمایا کہ تم فیصلہ کیسے کرو گے؟ انہوں نے کہا کتاب اللہ کے ساتھ۔ حضور نے فرمایا: اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ کہا: آپ کی سنت کے ساتھ۔ حضور نے فرمایا: اگر میری سنت میں بھی نہ پاؤ تو کیسے کرو گے؟ تو کہنے لگے اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ تو حضور نے ان کی تصدیق کی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے میرے پیغام رسا کو اس کے مطابق بنایا جو مجھے محبوب اور پسند ہے۔

سوال: قیاس کے صحیح ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: قیاس کے صحیح ہونے کی پانچ شرائط ہیں:

- ← کتاب اللہ کے مقابلے میں نہ ہو۔
- ← کسی نص کے حکم کو نہ بدلے۔
- ← اس کا معنی خلافِ عقل نہ ہو۔
- ← اس کے بارے پہلے سے نص نہ ہو۔
- ← وہ شرعی حکم کی علت بیان کرے نہ کہ لغوی بات کی۔

ہماری دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً
- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔
- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔

- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کارد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی